Regd No S. 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

اخبار

روزنامہ

المصلح

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

فی پرچہ ۲/ ماہانہ ۱۲/

ایڈیٹر:- عبدالقادر بی اے

جلد ۵ | ۹ شہادت ۱۳۳۲ھش ۹ اپریل ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۰

کوریا میں کمیونسٹوں کی طرف سے چھ سو جنگی قیدی واپس کرنے کی پیشکش

ٹوکیو ۸ اپریل۔ اقوام متحدہ کے ریئر ایڈمرل جان ڈینیئل نے آج اس امر کا انکشاف کیا کہ کمیونسٹوں نے کوریا میں صرف ۶ سو بیمار اور زخمی جنگی قیدی واپس کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اس میں ۱۵۰ فیصدی غیر کوریائی ہوں گے۔ ایڈمرل ڈینیئل نے آج پن منجوم میں طرفین کے نمائندوں کی ملاقات کے وقت ۶ سو کی تعداد کو ناکافی قرار دیتے ہوئے اس امر پر سخت مایوسی کا اظہار کیا اور کہا یہ تعداد اس لئے اور بھی زیادہ ناکافی بن جاتی ہے جبکہ اقوام متحدہ کی کمان نے اس کے بالمقابل ۵۸۰۰ بیمار اور زخمی قیدی واپس کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ ان میں ۵۱۰۰ کوریا کے باشندے ہوں گے۔ انہوں نے کمیونسٹوں سے اپیل کی کہ وہ فہرست پر فیاضانہ طور پر پھر غور کریں کمیونسٹ نمائندوں نے کہا کہ یہ فہرست صرف بیمار اور زخمی قیدیوں کی ہے۔ اور اس کی پہلے ہی اچھی طرح جانچ پڑتال کر لی گئی ہے۔

فیروز خاں نون کراچی آ رہے ہیں

لاہور ۸ اپریل۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون ہفتہ کے دن لاہور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ گورنر پنجاب مسٹر اسمٰعیل چندریگر بھی دوسرے روز کراچی روانہ ہو جائینگے

پاکستان خود غرضانہ سیاسی مقاصد کی بنیاد پر کوئی بین الاقوامی معاہدہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا

ہم ہمیشہ ہی انسانی آزادی کو تقویت پہنچانے میں کوشاں رہے ہیں۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی تقریر

کراچی ۸ اپریل۔ "پاکستان کا اقتصادی نظام بنیادی لحاظ سے مضبوط ہے۔ اور ہماری موجودہ مشکلات عارضی نوعیت کی ہیں۔ اب تک جو تدابیر کی گئی ہیں وہ صحیح سمت میں ہوئی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے صبر اور متحدہ کوشش سے کام لیا تو انشاء اللہ ہم عنقریب کامیاب ہوں گے۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو ہز ایکسی لنسی مسٹر غلام محمد نے کراچی روٹری کلب کے سالانہ جلسہ میں کل رات تقریر کرتے ہوئے کہے۔ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل اس سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے جو مسٹر یوسف این چنائے صدر روٹری کلب نے ان کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ جلسہ میں کراچی روٹری کلب کے ممبروں کے علاوہ سفیر اور کابینہ کے وزراء بھی شریک ہوئے۔ ہز ایکسی لنسی مسٹر غلام محمد نے پاکستان کے متعلق بنیادی معلومات کی اشاعت کے لئے کلب کی کوششوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد پاکستان کے بین الاقوامی مقاصد کا ذکر کیا۔ اور کہا بین الاقوامی لحاظ سے پاکستان کا مقصد امن کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ یعنی وہ امن جس کی بنیاد خیر سگالی مفاہمت اور رواداری پر ہو۔ اور ایسا ہی امن پائیدار بھی ہو سکتا ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا ہم نے آزادی کی حمایت کی ہے۔ اور میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ ہمارا طرز عمل اس حقیقت پر گواہ ہے کہ بین الاقوامی امن و اتحاد اور نسل انسانی کی حمایت ہمیشہ ہی ہمارا طرۂ امتیاز رہا ہے۔

پاکستان کی بین الاقوامی سرگرمی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل نے کہا کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو نو آبادیاتی نظام نے غلام بنا لیا ہے اور انہیں امداد کی ضرورت ہے۔ ہم نے کہیں بھی تجارتی یا سیاسی اغراض کے تحت کسی تنگ نظری سے کام نہیں لیا۔ بلکہ ہم نے ہمیشہ ہی انسانی آزادی اور جمہوریت کو فروغ دینے والی تحریکوں کی حمایت میں استقامت اور راستی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے ہم آئندہ بھی خود غرضانہ سیاسی مقاصد کی بناء پر کبھی کوئی بین الاقوامی سمجھوتہ نہیں کرینگے۔ (باقی صفحہ پر)

حمید سلطان کو دس سال قید کی سزا

جاکرتہ ۸ اپریل۔ سلطان حمید دوم کو بغاوت کے الزام میں دس سال قید کی سزا دی گئی ہے ان پر الزام یہ تھا کہ ۱۹۴۸ء میں کیپٹن ویسٹرلنگ نے جو بغاوت کی تھی۔ اس میں ان کا بھی ہاتھ تھا۔

۸ مسلم لیگی امیدوار بلامقابلہ سندھ اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے

کراچی ۸ اپریل۔ اب تک نو امیدوار سندھ اسمبلی کے بلامقابلہ ممبر منتخب ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۸ مسلم لیگ کے ہیں۔ کامیاب ہونے والے مسلم لیگی امیدواروں کے نام یہ ہیں۔ محمد یوسف، میر حاجی احمد خان مخدوم محمد زمان، حاجی گل محمد۔ سردار نور محمد خاں۔ پیر علی محمد راشدی۔ شفقت حسین موسوی اور سکندر خان ہمدانی ان کے علاوہ غلام مرتضیٰ شاہ سید بھی بلامقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔

برما میں چینی فوجوں کی موجودگی کا قضیہ

فارموسا ۸ اپریل۔ برما میں چینی فوجوں کی موجودگی کے جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے نیشنلسٹ چین نے ایک نیا فارمولا پیش کیا ہے۔ اس فارمولا کے تحت ۱۲ ہزار فوج میں سے ۳ یا ۴ ہزار فوج نکال لی جائے گی۔ فوج کا یہ حصہ ہی اجتماعی صورت میں ایک جگہ موجود ہے۔ باقی فوج چھوٹے چھوٹے گروہوں میں منقسم ہے۔ اور دور دور پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا انخلا مشکل بتایا گیا ہے۔

راولپنڈی میں دفعہ ۱۴۴ کی میعاد میں توسیع

راولپنڈی ۸ اپریل۔ راولپنڈی شہر اور چھاؤنی میں دفعہ ۱۴۴ کی میعاد احتیاطی طور پر آج سے ایک ماہ اور بڑھا دی گئی ہے۔ چنانچہ بری شاہ لطیف کا سالانہ میلہ اس سال منعقد نہیں ہوگا۔ گو درگاہ کے متولیوں کو عرس کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

چاول کی فصل کا تیسرا تخمینہ

کراچی ۸ اپریل۔ ۵۳-۱۹۵۲ء کے لئے چاول کی فصل کے رقبہ کا تیسرا تخمینہ دو کروڑ ۲۱ لاکھ ۹۷ ہزار ایکڑ ہے۔ جبکہ گذشتہ سال کا تیسرا تخمینہ ۲ کروڑ ۱۶ لاکھ ۵۵ ہزار ایکڑ تھا۔ اس طرح ۴ء۳ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ سال کے آخری تخمینہ میں چاول کی فصل کا رقبہ ۲ کروڑ ۲۴ لاکھ ۸۱ ہزار ایکڑ بتایا گیا تھا۔

—

لاہور ۸ اپریل۔ پاکستانی ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل کینن نے آج یہاں ہوائی بیڑے کا معائنہ کیا۔

—

۴ کے سلئے ماہ ستمبر میں پھر پاکستان واپس آئیں گے۔ سر مالکم ڈارلنگ نے پاکستان میں تقریباً ۲½ مہینے قیام کیا۔ اور اس دوران میں کراچی سندھ پنجاب اور صوبہ سرحد میں حالات کا جائزہ لیا۔

سلسلہ کی خبریں

نائیجیریا سے مولوی احمد شاہ صاحب کی مراجعت

کراچی ۸ اپریل۔ مکرم مولوی احمد شاہ صاحب نائیجیریا میں پانچ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج صبح بحری جہاز کے ذریعہ لنڈن سے کراچی وارد ہوئے۔ مقامی جماعت کے بعض احباب نے بندرگاہ پہنچکر آپ کا استقبال کیا۔ آپ دو ایک روز قیام کرنے کے بعد ربوہ روانہ ہو جائینگے

میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۸ اپریل۔ مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آپ کے بھائی میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب انتقال فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کو دل کا دورہ ہوا تھا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے آمین

پاکستان میں زرعی مزدوروں کے حالات کا جائزہ

کراچی ۸ اپریل بین الاقوامی ادارہ محنت کے ماہر سر مالکم ڈارلنگ مرکزی حکومت کے ایماء پر پہلے مرحلہ میں پاکستانی زرعی مزدوروں کے کام اور رہنے کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ روانہ ہو جائینگے موصوف اپنے کام کو پایہ تکمیل تک پہونچانے

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۳ء

مشرقی ممالک کا مہلک مرض

ایران میں ڈاکٹر مصدق اور بادشاہ کا جھگڑا دیر سے چل رہا ہے۔ کل ہم نے ڈاکٹر مصدق کی ایک نشری تقریر سے اقتباس دیکر بتایا تھا۔ کہ حکومت خواہ کسی قسم کی ہو۔ ملک و قوم کے صحیح مفاد کے لئے ضروری ہے۔ کہ ملک کا ہر باشندہ خواہ وہ مزدور ہو یا بادشاہ ملکی قانون کی پابندی کرے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ جب کوئی قانون کسی ملک میں رائج ہو۔ خواہ اس میں نقائص ہی کیوں نہ ہوں۔ ملکی ترقی کا دارو مدار اسی بات پر ہے۔ کہ مروجہ قانون کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ اور اگر قانون کے نقائص رفع کرنے ہوں۔ تو وہ بھی آئینی طریق سے ہی کئے جائیں۔ اور فتنہ و فساد کا طریق اختیار نہ کیا جائے۔

ہو سکتا ہے کہ ایک مروجہ قانون خلافِ عدل و انصاف ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کہ ایسے قانون کو بدلنے کے لئے جدوجہد کی جائے لیکن اگر ہم اپنے وطن سے محبت رکھتے ہیں۔ اور واقعی عدل و انصاف چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ کوئی ایسا طریق اختیار نہ کریں۔ کہ جس سے ملک میں بدامنی پھیلے۔ اور بجائے قانونی نقائص کے نقصانات سے ملک و قوم کو بچانے کے ہم ملک کو بدامنی کا گروندھا بنا کر ملک و قوم کو اس سے بھی زیادہ نقصانات پہنچائیں۔ جتنے کہ قانون کے نقائص کی وجہ سے پہنچ سکتے

آپ دنیا کے تمام ملکوں پر ایک نظر ڈال جائیے۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ آج وہی ملک ترقی یافتہ ہیں۔ جہاں قانون کی پابندی زیادہ سے زیادہ کی جاتی ہے۔ جہاں حکومتوں کی تبدیلی بھی آئینی طریقوں سے ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف جن ملکوں میں آئے دن اقتدار حاصل کرنے کے لئے افراد یا پارٹیاں ہر جارحانہ طریق اختیار کرنے پر تلی رہتی ہیں۔ وہاں چونکہ امن کا زمانہ کبھی آتا ہی نہیں۔ اس لئے قوم کو وقت ہی نہیں ملتا۔ کہ لوگ معاشرتی۔ تجارتی تعلیمی یا دیگر ترقیوں کی طرف توجہ دے سکیں۔ اسی لئے ایسے ملک ہمیشہ پس ماندہ رہتے ہیں۔ اور دوسروں کے غلام بنے رہتے ہیں۔ جس کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ اقتدار حاصل کرنے کے لئے اغیار تک سے بعض لوگ امداد حاصل کرنے سے نہیں چوکتے سچی بات یہی ہے۔ کہ مشرقی ممالک کا سب سے مہلک مرض یہی ہے۔ کہ یہاں ذاتی اقتدار کے لئے بعض عاقبت نااندیش اپنے ملک کے مفاد تک کو اغیار کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح ملک پر ایک ایسا بوجھ ڈال دیتے ہیں۔ کہ جس کے دباؤ کے نیچے تمام قوم اور ملک کا کچومر نکل جاتا ہے۔

بے شک مشرقی اقوام کی غلامی کی ایک بڑی بھاری وجہ مغربی اقوام کی حرص و طمع ہے۔ جو کمزور قوموں پر اپنا تسلط جمائے رکھنا چاہتی ہیں۔ اور ان کی ہڈیوں تک سے رس نچوڑ لینا چاہتی ہیں۔ مگر آج جبکہ مشرقی اقوام کو اس کا احساس ہو چکا ہے۔ پھر بھی مشرقی اقوام کا آسان شکار بنے رہنا محض اسی وجہ سے ہے۔ کہ ان اقوام کے دلوں میں نہ تو وطنی جذبہ ذاتی اقتدار کے جذبہ سے بڑھا ہے۔ اور نہ ہمارے لیڈر آئین کی پابندی کی قدر و قیمت کو سمجھ سکے ہیں۔

افسوس یہ ہے۔ کہ حالانکہ آئین کی پابندی پر اسلام ہی نے سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ اور فتنہ و فساد کو سب سے بڑا گناہ و جرم بتایا۔ مگر آج یہی ممالک ہیں جہاں آئین کی پابندی کی بجائے فتنہ و فساد کے طریقوں کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کسی بھی ایسے ملک میں امن و آرام سے معاشرہ کے نشو و نما کے ذرائع موجود نہیں رہے۔

ذرا ایران کو ہی دیکھئے۔ کیا ایک ملک جس کا بادشاہ اور صدر پارلیمان گتھم گتھا ہو رہے ہوں۔ ایسے ملک میں کبھی امن کی ایسی فضا قائم رہ سکتی ہے۔ کہ جس میں صنعت و حرفت یا دیگر معاشرہ کو بلند کرنے والے فنون ترقی پا سکیں۔

اسلام کسی انسان کو خواہ وہ بادشاہ ہو یا مزدور قانون سے بالا نہیں قرار دیتا۔ بلکہ وہ ہر ایک سے خواہ وہ کتنا ہی بلند مرتبہ کیوں نہ ہو۔ آئین پسندی چاہتا ہے۔ اور فتنہ و فساد کو قتل سے بھی شدید تر قرار دیتا ہے۔

کلام اللہ

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًا وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

(سورہ الحدید)

ترجمہ۔ کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالےٰ کے ذکر کے لئے ہوں، اس کے لئے جو اس نے حق اتارا ہے ڈریں اور ان کی طرح نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی۔ اور جب ایک عرصہ گذر گیا۔ تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔

جان لو کہ اللہ تعالےٰ زمین کو اس کی موت کے بعد پھر زندہ کرتا ہے۔ ہم نے کھلی کھلی آیات تم پر بیان کر دی ہیں تاکہ شاید تم سمجھ جاؤ۔

یقیناً صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں اور وہ جو اللہ تعالےٰ کو قرض حسنہ دیتے ہیں۔ ان کے لئے دگنا کیا جاتا ہے۔ اور ان کے لئے اچھا اجر ہے۔

جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول پر ایمان لاتے ہیں، وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں انکے لئے اپنا اجر اور اپنی روشنی ہے اور جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی وہ جہنم والے ہیں

جان لو کہ یقیناً یہ ورلی زندگی لعب و لہو ہے اور زینت باہمی تفاخر اور اموال و اولاد کی کثرت اس بادل کی مثال ہیں۔ جس کی روئیدگی کفار کی آنکھوں کو تعجب میں ڈالتی ہے۔ مگر پھر وہ مرجھا جاتی ہے اور تو اسکو آلودہ ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ خشک اور خستہ ہو جاتی ہے۔

اور جان لو کہ قیامت کو سخت عذاب ملے گا۔ اور اس دن اللہ تعالےٰ کی مغفرت اور خوشی بھی حاصل ہوگی۔ اور یہ دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے اور کیا ہے؟

اپنے رب کی مغفرت کے لئے دوڑو اور اس جنت کے لئے کہ جس کی وسعت آسمان اور زمین

۴۴

۴۴ کی وسعت کے برابر ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اور اسکے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑے فضل والا ہے۔

خطبہ جمعہ

تمہارا سب سے بڑا عزیز اور دوست خدا تعالیٰ ہے اس لئے تم اسی کے سامنے جھکو اور اسی سے مدد طلب کرو

اپنی زندگی کو اسی طریق پر چلاؤ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس: مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان خوشی میں بھی اور رنج میں بھی، راحت میں بھی اور مصیبت میں بھی ہمیشہ ہی

اپنے عزیزوں اور دوستوں کیطرف

دوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ دیکھو جب شادیاں آتی ہیں تو سارے رشتہ دار اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ موتیں ہوتی ہیں تب بھی سارے رشتہ دار اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن عام حالات میں لوگ اپنے اپنے گھروں میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت انسان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنی خوشی میں بھی اپنے عزیزوں کو شامل کرے۔ اور اپنے رنج میں بھی اپنے عزیزوں کو شامل کرے۔ اور جو شخص بھی فطرت کے اس مسئلہ کے خلاف چلتا ہے۔ اس کے متعلق ماننا پڑیگا کہ جس قدر حصہ میں وہ

فطرت کے اصول

سے اختلاف کرتا ہے۔ اسی قدر اس کی فطرت مرچکی ہے۔ بچے کھیلتے ہیں تو انہیں اگر کوئی ٹوٹی ہوئی ٹھیکری بھی مل جائے اور وہ انہیں پسند آجائے۔ تو وہ اسے پکڑ کر گھر کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور ماں سے کہتے ہیں اماں ہمیں یہ چیز ملی ہے۔ یا اگر انہیں شیشہ کا کوئی ٹکڑا مل جائے۔ اور وہ پسند آجائے تو وہ اسے گھر لے آتے ہیں۔ اور ماں سے کہتے ہیں اماں ہمیں یہ شیشے کا ٹکڑا ملا ہے۔ حالانکہ ماں کو بتانے سے اس چیز کی عظمت نہیں بڑھ جاتی۔ صرف اس لئے کہ فطرت کہتی ہے۔ کہ خوشی کے وقت میں ماں کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔ بچہ اپنی خوشی میں اپنی ماں کو بھی شریک کر لیتا ہے۔ پھر بچے کو کوئی مارتا ہے۔ تو اس وقت بھی وہ دوڑتا ہوا گھر آتا ہے۔ بسا اوقات مارنے والا بہت بڑی شان کا ہوتا ہے۔ اور ماں بے چاری غریب اور مزدور پیشہ ہوتی ہے۔ لیکن

ایک بچہ کے لئے

تو وہی سب سے بڑی ہوتی ہے۔ وہ اس وقت بھی اسی کے پاس فریاد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کی ماں اس کے غم میں شریک ہوگی۔ اور شاید (بلکہ بچے کے نزدیک یقیناً) وہ اس کے غم کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ سو جہاں حقیقی تعلق ہوتا ہے وہاں خوشی میں بھی اور رنج میں بھی انسان اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس جاتا ہے۔ اور اگر کوئی فطرت کے اس قانون کے خلاف کرتا ہے اور وہ خوشی اور رنج کے وقت اپنے عزیزوں کے پاس نہیں جاتا۔ تو یہ اس کے

جنون اور دیوانگی کی علامت

ہوگی۔ مثلاً اگر بچہ دیوانہ ہے یا نیم دیوانہ ہے۔ تو وہ نہ خوشی میں اپنی ماں کو شریک کرے گا اور نہ رنج میں کسی سے مدد حاصل کرے گا۔ اسی طرح ایک مجنون اور دیوانہ انسان خوشی اور رنج کے وقت اپنے عزیزوں کے پاس نہیں جاتا۔ لیکن ایک تندرست اور صحیح الدماغ انسان خوشی اور رنج میں ہمیشہ اپنے عزیزوں کے پاس ہی پہونچتا ہے اور پھر صحیح الدماغ اور تندرست عزیز بھی ہمیشہ اس کی مدد کرتے ہیں۔

یہی فلسفہ دعا کا ہے انسان کا

سب سے بڑا عزیز خدا تعالےٰ ہے

اور جب انسان کو کوئی خوشی پہونچتی ہے۔ تو جو صحیح فطرت والا انسان ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو اس نے سمجھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ بے اختیار خدا تعالےٰ کی طرف دوڑتا ہے۔ اور کہتا ہے الحمد للہ۔ یہ الحمد للہ کہنا ہے اسی امر کا اظہار ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ آخر یہ چیز میرا خیر خواہ اور دوست ہی مجھے دے سکتا ہے۔ اسے بیٹا ملتا ہے یا نیا عہدہ ملتا ہے یا مال ملتا ہے یا جائداد ملتی ہے یا ترقی ملتی ہے یا عزت اور شہرت ملتی ہے یا کوئی اچھا کام کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ تو انسان کی فطرت کہتی ہے۔ کہ آخر اسے یہ چیز ملی ہے تو کسی دوست سے ہی ملی ہے۔ دشمن تو یہ چیز نہیں دیا کرتا۔ اور اگر قانون یہ ہے کہ تحفہ خیر خواہ دوست ہی دیا کرتا ہے۔ تو معاً اس کی فطرت کہتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے بڑا کون خیر خواہ اور دوست ہو سکتا ہے۔ اس لئے بے اختیار اسکے منہ سے الحمد للہ نکلتا ہے۔ پھر جب کوئی

رنج انسان کو پہونچتا ہے

تو فطرت کہتی ہے میرے اندر آخر کوئی کمزوری تھی تو مجھے یہ دکھ پہونچا۔ اگر میں طاقت ور ہوتا تو یہ دکھ کیوں پہونچتا۔ اب اس دکھ کو کوئی طاقتور ہی دور کر سکتا ہے۔ رنج ہمیشہ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ کوئی بیرونی طاقت مدد کرے۔ اور جب انسانی ذہن کو فطرت اس طرف لے جاتی ہے کہ اب کوئی غیر طاقت ہی مدد کرے تو کرے تو معاً اس کا دل ادھر مائل ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کون ہے جو اس دکھ کو دور کرے۔ اور وہ کہتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں اللہ تعالےٰ کا ہی ہوں۔ اور میں اسی سے مدد مانگتا ہوں۔ اس کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ جو میری مدد کرے۔ انا الیہ راجعون کے یہ بھی معنے ہیں کہ آخر ہم نے بھی اللہ تعالےٰ کے پاس جانا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ اگر ہم نے لوٹنا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اگر ہم نے گریہ وزاری کرنی ہے۔ تو اسکے سامنے ہی کرنی ہے۔ پس

اسلام نے یہ دونو سبق

فطرت کے تقاضا کے عین مطابق دیئے ہیں کامیابی کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم الحمد للہ کہو اگر تمہاری فطرت صحیحہ ہے اور تمہارے دماغ پر جنون اور دیوانگی طاری نہیں تو تمہیں جب بھی خوشی پہونچتی ہے۔ تم عزیزوں کی طرف لوٹتے ہو لیکن یاد رکھو تمہارا سب سے بڑا عزیز خدا تعالےٰ ہے۔ اگر تمہیں کوئی خوشی پہونچی ہے تو وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی پہونچی ہے۔

اسی طرح جب کوئی رنج پہونچتا ہے تو یہ

انسان کی کمزوری

کی علامت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ خود اسے دور نہیں کر سکتا۔ وہ طبعاً یہ خیال کرتا ہے کہ اسکے دوست اور عزیز بھی اس کی مدد کریں۔ مگر یاد رکھو تمہارا سب سے بڑا عزیز اور دوست خدا تعالےٰ ہے۔ تم اسی کے سامنے جھکو اور اسی سے مدد طلب کرو۔ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس سبق پر عمل کرتے ہیں۔ وہ ناکام و نامراد نہیں رہتے۔ ناکام و نامراد وہی ہوتا ہے۔ جو غیر طبعی فعل کرتا ہے۔ مثلاً رات کو ڈاکہ پڑتا ہے تو عقلمند شخص اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس جاتا ہے۔ اور ان سے مدد طلب کرتا ہے۔ لیکن بے وقوف انسان دوڑ کر جنگل کی طرف چلا جاتا ہے۔ حالانکہ جنگل میں اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اسی طرح روحانی دنیا میں ایک عقلمند انسان تو خدا تعالےٰ کی طرف جاتا ہے۔ لیکن بے وقوف یونہی ہائے ہائے اماں کہتا رہتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اماں نے کیا کرنا ہے۔ جو کچھ کرنا ہے خدا تعالےٰ نے کرنا ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے پاس جاتا نہیں۔ وہ اس کے پاس جاتا ہے۔ جو کچھ نہیں کر سکتا۔

پس جماعت کے

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ اپنی زندگی کو اس طریق پر چلائیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔ یاد رکھو اسلام سب سے زیادہ کامل مذہب اور اعلےٰ تعلیم دینے والا دین ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم عیسائی اور ہندو نہیں تھے۔ کہ ہم عیسائیت اور ہندو مذہب

چھوڑ کر مسلمان ہوتے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں مسلمانوں کے گھر میں پیدا کر دیا۔ اور اس طرح سب سے بڑا قدم جو ہم نے چلنا تھا۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں چلا دیا ہم مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی ہمارے کانوں میں یہ باتیں پڑیں کہ اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاءؑ اور افضل الانبیاءؑ ہیں۔ اسلام خدا تعالےٰ کا دین ہے۔

اسلام ہی ایک مذہب ہے

جو انسانوں کو خدا تعالےٰ تک پہونچاتا ہے قرآن کریم اس کی آخری کتاب ہے۔ بچپن سے ہی یہ باتیں ماں باپ نے ہمارے کانوں میں ڈالنی شروع کیں پھر ہمیں عقل اور ہوش آئی۔ تو ہم نے دیکھا کہ یہ باتیں درست ہیں۔ دنیا میں یہ بھی ہوتا ہے کہ ماں باپ اولاد کو بعض دفعہ غلط راستہ پر چلا دیتے ہیں۔ اور جب اسے ہوش آتی ہے تو اسے پتہ لگتا ہے کہ جس راستہ پر اسے اس کے ماں باپ نے چلایا تھا وہ غلط تھا لیکن ہمیں ہوش آئی۔ تو ہم نے دیکھا کہ ہمارے ماں باپ نے جو کچھ تبلایا تھا وہ درست تھا۔ ہمارے ماں باپ نے بتایا تھا کہ

قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے

ہمیں جب ہوش آئی تو ہم نے دیکھا کہ ان کی یہ بات سچی تھی۔ قرآن کریم فی الواقعہ کامل کتاب ہے پھر ماں باپ نے ہمیں بتایا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاءؑ ہیں۔ جب ہم بڑے ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واقعہ میں خاتم الانبیاءؑ اور افضل الانبیاءؑ ہیں آپ کی شان نہائت اعلےٰ اور برتر ہے۔ پھر ماں باپ نے ہمیں بتایا تھا کہ اسلام خدا تعالےٰ کا دین ہے۔ جب ہم بڑے ہوئے اور ہمیں ہوش اور عقل آئی۔ تو ہم نے دیکھا کہ اسلام واقعہ میں

خدا تعالےٰ کا دین

ہے وہ خود اس کی مدد اور نصرت کرتا ہے۔ اس کی تعلیم ایسی ہے جو صرف خدا تعالیٰ ہی دے سکتا ہے اس کی سب باتیں معقول ہیں۔ پس اول تو یہ راستہ ہمیں بغیر محنت کے ملا۔ ہمیں عیسائیت یا کوئی اور مذہب ترک کر کے اسلام قبول نہیں کرنا پڑا۔ بلکہ ہم مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو گئے اور اس طرح پہلا قدم خدا تعالےٰ نے خود چلا دیا۔ پھر دوسرا فضل خدا تعالےٰ نے یہ کیا۔ کہ جب سوچ اور فکر کے استعمال کا وقت آیا۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے ہم پر یہ ظاہر کر دیا کہ اسلام ایک کامل اور بے عیب مذہب ہے۔ اور

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اس کے سچے رسول ہیں۔ اور تمام انبیاء سے افضل اور برتر ہیں۔ گویا یہ یکتائی چیز ہمیں مل گئی۔ اور اگر کسی کو یہ یکتائی چیز مل جائے۔ اور وہ پھر بھی اس کے لینے میں غفلت اور سستی کرے تو کتنے افسوس کی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث کیا تو ابتدائی لوگوں کو آپ کی باتیں کتنی قربانیوں اور مجاہدات کے بعد سمجھ میں آئیں۔ آخر آپ پر معاً ایمان لانے والے چار ہی آدمی تھے۔

حضرت ابو بکرؓ

حضرت خدیجہؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ۔ بعد میں کروڑوں اور اربوں لوگ مسلمان ہوئے۔ اور کروڑوں اور اربوں سے چار کی نسبت ہی کیا ہے۔ لیکن ان میں سے کسی نے ایک ماہ مجاہدہ کیا۔ کسی نے دو ماہ مجاہدہ کیا۔ کسی نے چار ماہ مجاہدہ کیا۔ کسی نے ایک سال تک مجاہدہ کیا۔ کسی نے دو سال تک مجاہدہ کیا۔ اور کسی نے دس سال تک مجاہدہ کیا۔ اور پھر اسلام قبول کیا۔ بلکہ ایسے لوگ بھی تھے جو ۲۰۔۲۰ سال تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور آپ کی وفات کے قریب ایمان لائے۔ اور ایسے لوگ بھی تھے جو آپ کی وفات کے بعد ایمان لائے۔ ان لوگوں کو

اتنے بڑے مجاہدوں کے بعد

صداقت ملی۔ مگر ہمیں یہ مجاہدہ نہیں کرنا پڑا خدا تعالےٰ نے ہمیں ایک مسلمان باپ کی پیٹھ اور ایک مسلمان ماں کے رحم میں ڈالا۔ اور دنیا میں ہمیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والوں کے گھر میں پیدا کر دیا۔ پھر ہماری عقل کامل ہوئی تو اس نے ہماری راہ نمائی فرمادی۔ کہ جو کچھ ماں باپ نے تمہیں بتایا تھا وہ درست تھا۔ پس ہمارے لئے صرف اتنی بات رہ گئی۔ کہ

ہم اس پر عمل کریں

لیکن افسوس ہے کہ باوجود اتنے بڑے فضل کے انسان خدا تعالےٰ کی طرف بھاگنے کی بجائے غیروں کی طرف بھاگتا ہے اگر وہ کبھی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے ہائے فلاں ہوتا تو میری مدد کرتا۔ اسی طرح اگر خوشی ہوتی ہے تو وہ غیروں کی طرف جاتا ہے خدا تعالےٰ کی طرف نہیں جاتا۔ لیکن ایک سچے مومن کو جب خوشی نصیب ہوتی ہے۔ تو وہ بجائے ہائے اماں یا ہائے ابا کہنے کے سجدوں میں گر جاتا ہے۔ اور سب سے پہلی خبر خدا تعالےٰ کو دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ بے شک عالم الغیب ہے لیکن

فطرت کہتی ہے

کہ تم پہلے خدا تعالےٰ کو یہ خوشی کی خبر بتاؤ۔ اور فوراً سجدہ میں گر جاؤ۔ اگر کسی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا سے ترقی ملے۔ یا اسے کوئی اچھا کام کرنے کی توفیق ملے۔ تو وہ سب سے پہلے خدا تعالےٰ کو بتائے اور اس کا شکر ادا کرے۔ اسی طرح اسے رنج پہنچے تو وہ فوراً انا للہ وانا الیہ راجعون کہے یعنی اگر مجھ پر مصیبت آگئی ہے۔ تو بقول پنجابی بزرگوں کے "ملاں کی دوڑ مسیت تک"

میں نے تو خدا تعالےٰ کی طرف ہی جانا ہے۔ یہ طبعی چیز ہے۔ جو ہماری صحت مند فطرت میں پائی جاتی ہے۔ پس تمہیں اپنی صحت اور

روحانیت کی درستی

کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر تمہاری صحت درست ہے، تمہاری روحانیت درست ہے اور تم خوشی اور رنج میں خدا تعالےٰ کی طرف ہی دوڑتے ہو۔ تو خدا تعالےٰ کی قسم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور دنیا کی کوئی بہتری نہیں جو تم حاصل نہیں کر سکتے۔

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حکم چلتا ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر اک آفت سے
صدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

جس نے دل تجھ کو دیا ہو گیا سب کچھ اس کا
سب ثنا کرتے ہیں جب ہووے ثنا خواں تیرا

اس جہاں میں ہی وہ جنت میں ہے بے ریب وگماں
وہ جو اک پختہ توکل سے ہے مہماں تیرا

غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مراد
بات جب بنتی ہے جب سارا ہو ساماں تیرا

بادشاہی ہے تری ارض وسما دونوں میں
حکم چلتا ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا

میرے پیارے مجھے ہر درد مصیبت سے بچا
تو ہے غفار یہی کہتا ہے قرآں تیرا

صبر جو پہلے تھا اب مجھ میں نہیں ہے پیارے
دکھ سے اب مجھ کو بچا نام ہے رحماں تیرا

ہر مصیبت سے بچا اے مرے آقا ہر دم
حکم تیرا ہے زمیں تیری ہے دوراں تیرا

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

سب سے بڑے گناہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثاً قالوا بلیٰ یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ و عقوق الوالدین وجلس و کان متکئاً فقال الا و قول الزور فما زال یکررھا حتی قلنا لیتہ سکت (بخاری)

ترجمہ:۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے لوگو کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں پر مطلع نہ کروں؟ اور (صحابہؓ کو متوجہ کرنے کے لئے) آپ نے یہ الفاظ تین دفعہ دُہرائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ضرور ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر سنو۔ کہ سب سے بڑا گناہ خدا تعالےٰ کا شرک ہے۔ اور پھر دوسرے نمبر پر سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی اور ان کی خدمت کی طرف سے غفلت برتنا ہے۔ اور پھر۔ اور یہ بات کہتے ہوئے آپ تکیئے کا سہارا چھوڑ کر جوش کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا پ۔۔۔ اچھی طرح سن لو۔ کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔ اور آپ نے اپنے ان آخری الفاظ کو اتنی دفعہ دہرایا۔ کہ ہم نے آپ کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے دل میں کہا۔ کہ کاش اب آپ خاموش ہو جائیں۔ اور اتنی تکلیف نہ اٹھائیں۔

تشریح:۔ اس زوردار حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے بڑے گناہوں کا ذکر فرماتے ہوئے تین ایسی باتوں کو چنا ہے۔ جو روحانیات اور اخلاقیات کے تین مختلف میدانوں کی بنیادی باتیں ہیں۔ یہ تین میدان (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد اور (۳) اصلاح نفس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔ یعنی خدا کے مقابل پر جو ہمارا خالق بھی ہے۔ اور مالک بھی ہے کسی ایسی ہستی کو کھڑا کرنا جو نہ تو ہماری خالق ہے۔ اور نہ مالک۔ اس لئے شرک کا گناہ دراصل غداری اور بغاوت دونوں کا مجموعہ ہے۔ یہ انتہا درجہ کی غداری ہے۔ کہ جس ہستی نے ہمیں پیدا کیا۔ اور ہماری دینی اور دنیوی ترقی کے اسباب مہیا کئے۔ اس کے مقابل پر ایسی ہستیوں کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے۔ جن کا نہ تو ہماری پیدائش کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔ اور نہ ہماری بقا کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ ہے۔ اور پھر یہ انتہا درجہ کی بغاوت بھی ہے۔ کہ دنیا کے حقیقی مالک اور حقیقی حکمران کی حکومت سے سرتابی کر کے ایسی ہستیوں کے سامنے سر جھکایا جائے۔ جنہیں ہم پر کسی نوع کا ذاتی تصرف حاصل نہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آجکل کی ترقی یافتہ دنیا میں بھی ایسی قومیں پائی جاتی ہیں۔ جن کا دامن ان کی بظاہر اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ تہذیب کے باوجود شرک کی نجاست سے پاک نہیں۔ چنانچہ عیسائی اقوام حضرت مسیح ناصری کو (جن میں دوسرے نبیوں سے ہرگز کوئی زائد بات نہیں تھی) خدا مان کر اب تک شرک کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہیں۔ اور ہندوؤں کے ہزاروں دیوتا تو ایک کھلی ہوئی کہانی کا حصہ ہیں۔ جسے بچہ بچہ جانتا ہے۔

دوسرا بڑا گناہ اس حدیث میں عقوق الوالدین بیان کیا گیا ہے۔ عقوق کے معنی عربی زبان میں ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ان کا واجبی ادب ملحوظ نہ رکھنا۔ ان کے ساتھ شفقت سے پیش نہ آنا اور ان کی خدمت سے غفلت برتنا ہے۔ والدین کی اطاعت اور خدمت کا فریضہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دنیا کے حقوق میں غالباً سب سے زیادہ مقدس حق قرار دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ماں باپ کی خوشی میں خدا کی خوشی ہے۔ اور ماں باپ کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے۔ اور ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص نے اپنے والدین کے بڑھاپے کا زمانہ پایا۔ اور پھر اس نے ان کی خدمت کے ذریعہ اپنے واسطے جنت کا دروازہ نہیں کھولا۔ وہ بڑا ہی بدقسمت انسان ہے۔ اور آپ کا ذاتی اسوہ اس معاملہ میں یہ ہے۔ کہ جب ایک دفعہ آپ کچھ مال تقسیم فرمانے میں مصروف تھے۔ تو آپؐ کی رضاعی والدہ آپ کو ملنے کے لئے آئیں۔ (آپؐ کی حقیقی والدہ آپؐ کے بچپن ہی میں فوت ہو گئی تھیں) آپ انہیں دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔ اور خود اپنی چادر ان کے واسطے بچھا کر انہیں بڑی محبت اور عزّت کے ساتھ بٹھایا۔ الغرض اسلام نے والدین کی اطاعت اور خدمت کے متعلق انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ اور والدین کی نافرمانی کو شرک سے اتر کر سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔ یعنی تم اپنے ماں باپ کے سامنے عاجزی اور انکساری کے بازوؤں کو محبت اور رحمت کے ساتھ جھکائے رکھو۔ اور ان کے لئے ہمیشہ خدا سے دعا مانگتے رہو۔ کہ خدایا جس طرح میرے والدین نے مجھے بچپن میں جبکہ میں بالکل بے سہارا تھا۔ محبت اور شفقت کے ساتھ پالا اسی طرح اب تو ان کے بڑھاپے میں ان پر شفقت و رحم کی نظر رکھ۔" اور مجھے بھی ان کی خدمت کی توفیق دے۔

تیسرا بڑا گناہ اس حدیث سے جھوٹ بولنا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کے متعلق اسلام کا نظریہ اس حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ جب آپؐ جھوٹ کا ذکر فرمانے لگے۔ تو جوش کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور ان الفاظ کو بار بار دہرایا۔ کہ الا و قول الزور۔ الا و قول الزور۔" یعنی کان کھول کر سن لو۔ ہاں پھر کان کھول کر سن لو۔ کہ شرک اور عقوق والدین کے بعد سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔" حق یہ ہے کہ اگر باقی باتیں اس بیج کا حکم رکھتی ہیں۔ جن سے گناہ کا درخت پیدا ہوتا ہے۔ تو جھوٹ اس بیج کے واسطے پانی کے طور پر ہے۔ جس کی وجہ سے یہ درخت پنپتا اور ترقی کرتا ہے۔ یہ جھوٹ ہی ہے۔ جس کی وجہ سے گناہ پر دلیری پیدا ہوتی اور انسان گناہ کی دلدل میں پھنسے رہنے کا ایک بہانہ حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ جھوٹ کے ذریعہ گناہ پر پردہ ڈالا جاتا ہے۔ اور پھر اس پردہ کی اوٹ میں گناہ بڑھتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے۔ پس جھوٹ صرف اپنی ذات میں ہی گناہ نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے گناہوں کے واسطے ایک بدترین قسم کا سہارا بھی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو شرک اور عقوق والدین کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک مسلمان نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میرا نفس کمزور ہے۔ اور میں بہت سی کمزوریوں میں مبتلا ہوں۔ اور میں سارے گناہوں کو یکدم چھوڑنے کی ہمت نہیں پاتا۔ آپ مجھے ہدایت فرمائیں۔ کہ میں سب سے پہلے کس گناہ کو چھوڑوں؟ آپ نے فرمایا۔ "جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اس نے اس کا وعدہ کیا۔ اور گھر واپس آ گیا۔ پھر جب وہ اپنی عادت کے مطابق بعض دوسرے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگا۔ تو اسے خیال آیا۔ کہ اب اگر رسول اللہؐ تک میری یہ بات پہنچی۔ اور آپؐ نے مجھ سے پوچھا۔ تو جھوٹ تو بہرحال میں نے بولنا نہیں۔ میں آپ کو کیا جواب دوں گا؟ یا اگر کسی اور مسلمان کو میری کسی کمزوری کا علم ہوا۔ تو اس کے سامنے میں اپنے اس گناہ پر کس طرح پردہ ڈالوں گا؟ آخر اسی فکر میں اس نے سوچتے سوچتے فیصلہ کیا۔ کہ جب جھوٹ چھوڑ دیا ہے۔ تو اب یہی بہتر ہے۔ کہ سارے گناہوں سے ہی اجتناب کیا جائے۔ چنانچہ وہ جھوٹ چھوڑنے کی برکت سے سب گناہوں سے نجات پا گیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے جھوٹ کے گناہ کو شرک اور عقوق الوالدین کے گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیکر مسلمانوں کی اصلاح کا ایک ایسا نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ وہ بہت جلد اپنے گناہوں پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ حق یہ ہے۔ کہ جھوٹ ایک بدترین اور ذلیل ترین قسم کا گناہ ہے۔ اور ہر شریف انسان کا فرض ہے۔ کہ اخلاقی گناہوں میں سب سے پہلے جھوٹ پر غلبہ پانے کی کوشش کرے۔

(چالیس جواہر پارے)

تحریکِ جدید کے کارکن

چندے کی سو فی صدی وصولی کی کوشش کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں تحریک جدید کے کارکنوں کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اندر ایمان پیدا کریں۔ افسوس ہے کہ کارکن کام کو اس طرح نہیں کرتے۔ کہ چندے سو فی صدی جمع ہوں۔ مثلاً دور دوم کا ہمیشہ ہی یہ حال رہا ہے۔ کہ وہ کبھی سو فی صدی پورا نہیں ہوا۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس دور میں حصہ لینے والے اخلاص میں کم ہیں۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ کارکن کام میں سست ہیں۔ اس لئے اس دور کا چندہ پورے طور پر وصول نہیں ہوتا۔"

جماعت احمدیہ کے عقاید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں

میں نے ہر گز کوئی نیا مذہب یا کلمہ جاری نہیں کیا!

(۱) "میں ایمان لاتا ہوں اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور کتابوں اور رسولوں پر اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر اور ایمان لاتا ہوں میں خدا کی عظیم کتاب پر جو قرآن کریم ہے۔ اور متابعت کرتا ہوں میں تمام رسولوں سے افضل رسول اور خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اور میں علیٰ وجہ البصیرت گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود و مسجود و خلاق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں" (ایک عاجز مسافر کا اشتہار مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۲) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے۔ کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بجز اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام رسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین کرتے ہیں" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

(۳) "میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں۔ اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا دعویٰ جو مخالف منسوب کرتے ہیں یعنی تشریعی یا مستقل نبوت کا مدعی نہیں۔ بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں" (آسمانی فیصلہ صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

(۴) "ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ اس پر کہ قرآن شریف کی ہر آیت ایک موجزن دریا ہے جو ہدایت کی ہر قسم کی باریکیوں پر ہے اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جنت اور دوزخ اور قیامت اور معجزات انبیاء حق ہیں۔ اور ہمارا اعتقاد ہے کہ نجات صرف اسلام میں ہی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے اور جو کچھ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ہم اس سے بیزار اور بری ہیں اور جو کچھ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے لائے اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو نہ بھی جانتے ہوں اور جو شخص ان عقاید کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے وہ ہم پر جھوٹ بولتا ہے۔ اور افترا کرتا ہے۔ پس اے لوگو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور جو مجھے کاٹنے کو دوڑتا اور جہالت و نادانی سے اپنی خواہشات اور ہوا و ہوس کا پیرو ہو کر میری تکفیر کرتا ہے اس کی ہرگز تصدیق نہ کرو اور آگاہ رہو کہ اسلام میرا دین اور توحید میرا یقین ہے" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

جو شریعت میں سے ایک ذرہ کم کرے وہ بے ایمان ہے

(۵) "ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اسکے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے۔ مانتے ہیں اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا ہے اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے ہیں۔ اور نہ کم کرتے ہیں ایک ذرہ کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہونچا ہے اس کو قبول کرتے ہیں۔ چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں اور اس کی حقیقت تک نہ پہونچ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن و موحد مسلم ہیں" .... (نور الحق حصہ اول صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۶) "ہمارا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور فرشتوں اور رسولوں اور کتابوں اور جنت و دوزخ اور قیامت پر۔ اور ہم قبول کرتے ہیں۔ قرآن مجید کو خدا کی کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق۔ اور نہ ہمارا دعویٰ نبوت (تشریعی) کا ہے۔ اور نہ ہم قرآن کریم میں کمی بیشی کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدعی ہیں (یعنی نبوت غیر مستقلہ غیر تشریعیہ کا بھی دعویٰ نہیں ہے) اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ خاتم الانبیاء اور تمام رسولوں سے افضل اور گنہگاروں کے شفیع ہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ۔ تمام صداقت اور حق قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں ہے۔ اور کل بدعتیں دوزخ میں لے جانے والی ہیں اور ہم مسلمان ہیں" ... (انوار الاسلام صفحہ ۳۴ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

(۷) "ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن مجید سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں" (ایام الصلح صفحہ ۸۶ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

(۸) "میرا یہ اعتقاد ہے۔ کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور میں کوئی کتاب بجز قرآن شریف کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی پیغمبر بجز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے جو خاتم الانبیاء ہے۔ خدا نے اپنی بیشمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں اور ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجی۔ گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی جو چشمۂ حق و معرفت ہے میں پیروی کرتا ہوں" (انجام آتھم صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

فلسفۂ حیات

ثبوت عشق دے ذرہ جہان بے ثبات میں
پگھل پگھل مثال شمع بزم کائنات میں
تڑپ رہی ہیں رفعتیں تری تجلیات میں

ہنوز تو الجھ رہا ہے گر توہمات میں
بھٹک رہا ہے تو اگر طلسم خواہشات میں
ہزار بتکدے چھپے ہیں ترے سومنات میں

خلیفۃ المسیح کی صدائے عام ہے یہی
امام کامگار کی ندائے عام ہے یہی
حیات قوم ہے نہاں مرے مطالبات میں

برروئے کار آ رہی ہے تیری وقف زندگی
ہر ایک سمت چھا رہی ہے تیری وقف زندگی
کہ تیرا رعب و دبدبہ ہے آج شش جہات میں

لباس انکسار پہن قبائے کبر چاک کر
جو چاہتا ہے زندگی تو نفس کو ہلاک کر
ہے فلسفہ حیات کا چھپا ہوا ممات میں

تو ہی چراغ نور ہے تجلیوں کا طور ہے
سائل نظام نو بھی تجھے عبور ہے
شراب نور ڈھال دے پیالۂ حیات میں

محبتوں کے گیت سے فضاؤں کو بسائے جا
صداقتوں کے نور سے دلوں کو جگمگائے جا
دعا کو سجدہ ریز کر اک تنہائی رات میں

"فہمیدہ سنبل"
منیب آبادی

منفی سیاست اور تخریبی کاروائیاں ملک کے ساتھ خطرناک غداری ہے

منقول از اخبار صبح سندھ جیکب آباد ۱۸ مارچ ۵۳ء

"آج ملک قحط کے پنجہ میں گرفتار ہے اور اقتصادی بحران کا شکار ہو رہا ہے۔ کشمیر کا سوال بھی پیچیدہ شکل اختیار کر چکا ہے۔ ملک کے زرخیز علاقے غیر آباد اور خشک ہو چکے ہیں۔ اور ہم ابھی کرسی لیڈری کے چکر میں اصل مسائل سے الگ ہو کر محض فروعات کی بنا پر ملک میں انتشار اور تفریق کے بیج بو رہے ہیں۔ ہم میں سے ایک طبقہ اس کوشش میں مشغول ہے کہ جیسے بھی ہو حکومت کی مخالفت کی جائے۔ اور قدم قدم پر اس کے لئے مشکلات کے کانٹے بوئے جائیں۔ اور پھر تعجب ہے کہ ایسی تخریبی کاروائیوں کو یہ لوگ تعمیری کام کا نام دے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں قوم کے منتشر شیرازہ کو متحد کرنا اشد ضروری ہے۔ مگر ان لوگوں کا منفی سیاست اور تخریبی کاروائیاں اختیار کرنا ملک کے ساتھ خطرناک غداری ہے

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے سے نہ تو اسلام کی بنیادیں مضبوط ہو سکتی ہیں اور نہ ہمارا سیاسی نظام ہی سدھر سکتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ تحریک پاکستان کی مضبوطی۔ خوشحالی اور بقا کے لئے سخت خطرناک ہے۔ جس سے نہ صرف یہ کہ واحد قومیت کا نظریہ باطل ہوتا ہے۔ بلکہ مختلف فرقوں میں جو وحدت قائم ہے وہ بری طرح مجروح ہوتی ہے اس سوال کو طول دینے سے پاکستان کی سالمیت ختم ہو جائے گی۔ اور شیعہ سنی اور وہابی وغیرہ ۷۲ فرقوں میں مسلمان تقسیم ہو جائیں گے۔ اور اس افتراق سے پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی۔

ہماری رائے میں جو ہنگامے قادیانیت کی اوٹ میں برپا کئے گئے ہیں وہ ایک وبا کی صورت اختیار کر چکے ہیں پاکستان میں انتشار اور خانہ جنگی کے مترادف ہیں۔

ہم اس تحریک کی سخت مذمت کرتے ہیں جس کا مقصد پاکستان کی سالمیت اور شیرازہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔!"

اخبار "صبح سندھ" جیکب آباد مورخہ ۱۸ مارچ ۵۳ء

مصباح ہر احمدی گھرانہ میں پہونچنا ضروری ہے

اس لئے کہ

(۱) اس میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن شامل ہوتا ہے۔

(۲) اس میں سلسلہ کے جید علماء اور پڑھی لکھی بہنوں کے مضامین شامل ہوتے ہیں

(۳) عورت کے متعلق اسلامی احکام کو واضح کیا جاتا ہے۔

(۴) مذہبی۔ معاشرتی۔ اور تمدنی معلومات بیش بہا کیجائی ہیں جن کا موجودہ مسموم فضا میں ہر احمدی بہن کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔

پس آپ اس کی خریداری میں تعاون فرمائیں۔

"خود خریدار بنیں اور دوسروں کو خریدار بنائیں"

جموں میں آتش فشاں پھٹ رہا ہے

جموں ۷ر اپریل ۔ وادی بھدرواہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں لوگ ایک ہفتہ سے گڑگڑاہٹ کی ایسی آوازیں سن رہے ہیں ۔ گویا بجلی کڑک رہی ہے ۔ یہ آوازیں عام طور پر صبح کے وقت سنی جاتی ہیں چونکہ آسمان صاف ہوتا ہے اس لئے یہ بجلی کی کڑک نہیں ہوتی ۱۹۴۸ء میں اسی قسم کی آوازیں سنی گئیں تھیں اور اس کے بعد زلزلہ آیا تھا ۔ خیال ہے کہ ہمالیہ کے اندر کوئی آتش فشاں پھٹ رہا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ پچھلے ہفتہ وادیٔ کشمیر میں یکے بعد دیگرے بھونچال کے کئی جھٹکے آئے تھے ۔

سندھ میں بھی ضروری اشیاء پر کنٹرول کیا جائیگا

ٹھٹھہ ۷ر اپریل یہاں یہ افواہیں گشت کر رہی ہیں کہ حکومت سندھ بھی صوبے میں قیمتوں پر کنٹرول کرنے والی ہے کہا جاتا ہے کہ صوبائی حکومت ضروری اشیاء کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کا بغور مطالعہ کر رہی ہے اور اگر ضروری ہو گیا تو حکومت کراچی کی طرح سندھ کے مختلف اضلاع میں بھی ضروری اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول کر لیا جائے گا ۔ حیدرآباد سندھ سے جو اطلاعات ملی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیاز ۔ مرچ اور کئی عمومی روزمرہ کی ہوئی اشیاء کی قیمتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں اور اگر کوئی کارروائی نہ کی گئی تو ان کی قیمتیں اور بھی بڑھ جائیں گی اور لوگوں کی قوت خرید گر جائے گی ۔

مغویہ عورتوں کی بازیابی کی مہم

کراچی ۷ر اپریل ۔ مغویہ عورتوں کی بازیابی کی کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پاکستان میں غیر مسلم مغویہ عورتوں کی بازیابی کا کام تسلی بخش طریقہ پر ہو رہا ہے ۔ انہوں نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور مس مردولا سارا بائی کا شکریہ ادا کیا ۔ کہ انہوں نے بھارت میں اغوا شدہ مسلمان عورتوں اور بچوں کو برآمد کرنے کے کام میں بہت مدد دی ہے

شہزادہ علی خاں پاکستان سے روانہ ہو گئے

کراچی ۷ر اپریل ۔ شہزادہ علی خاں جو گذشتہ ہفتہ یہاں آئے تھے پاکستان کا پانچ روزہ دورہ کرنے کے بعد کراچی سے قاہرہ روانہ ہو گئے آپ نے ہوائی مستقر پر جاتے وقت کہا ۔ کہ پاکستان کا اہم مسئلہ یہ ہے ۔ کہ مہاجرین کی زندگی کو خوشگوار بنا دیا جائے ۔ حکومت اور عوام نے اس سلسلہ میں بہت کچھ کیا ہے ۔ لیکن ہر قصبہ اور ہر شہر میں

پاکستان پر بھرپور وار

(”صدق“ لکھنؤ یکم اپریل ۵۳ء)

پنجاب (پاکستان) کے ایک شہر سے ایک شخص نے مدیر ”صدق“ لکھنؤ کو ایک خط لکھا تھا جس میں پنجاب کے حالیہ ہنگاموں کا ذکر کرتے ہوئے ان تباہ کن حرکات کی سخت مذمت کی گئی ہے مدیر ”صدق“ نے اس خط پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”حکومت پر وار بھرپور رہا ہے ۔ حکومت اس کے بعد بھی اگر سنبھلی ہے ۔ تو یہ محض اس کی خوش قسمتی اور اللہ تعالےٰ کا فضل ہو گا ۔ ورنہ اس کے مہربانوں نے تو کوئی کسر اس کے اکھاڑ دینے میں نہیں اٹھا رکھی ہے ۔ مذہبی جوش جہاں ایک بار پیدا ہو گیا ۔ پھر کون دلائل پر غور کرتا ہے ۔ اور کس کو ”حدود“ کی پرواہ رہ جاتی ہے ۔ لفظ ”ڈائرکٹ ایکشن“ بھی خوب نکل آیا ہے ۔ بلوہ ہنگامہ ۔ بغاوت لوٹ مار ۔ کشت و خون جو چاہے کر ڈالئے ۔ خوبصورت و معصوم اصطلاح ”راست اقدام“ سب کی پردہ پوشی کے لئے کافی ہے ۔“

سوڈان کے لیڈر المہدی کی اپیل

خرطوم ۷ر اپریل ۔ عبدالرحمٰن المہدی نے سوڈانیوں سے اپیل کی ہے کہ سوڈان کے انتخابات میں یہ کوشش نہ ہو کہ آپس کے کینے اور مخاصمت کو ابھارا جائے بلکہ اس امر کی کوشش ہو کہ ۔ آزادی کے تصور کو پیش نظر رکھ کر اتحاد اور اتفاق کا مظاہرہ کیا جائے

آئندہ ستر سال میں دنیا کی آبادی ۵ ارب سے زائد ہو جائیگی

واشنگٹن ۔ ۷ر اپریل ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ ستر سال میں دنیا کی آبادی پانچ ارب ہو جائے گی ۔ یہ اعلان امریکی ادارہ آبادی نے کیا ہے جو ایک نجی ادارہ ہے ۔ خیال کے مطابق اگر واقعی آبادی بڑھی تو ۷۰ سال کے بعد موجودہ تعداد کے مقابلہ میں دوگنی آبادی ہو گی ۔

گورنر جنرل پاکستان کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

اس کے بعد ہز ایکسلنسی گورنر جنرل پاکستان نے ملک کی داخلی حالت پر روشنی ڈالی اور کہا ۔ کہ غیر ملکی زرمبادلہ اور غذا کی مشکلات سے اقتصادی صورت حال اور خراب ہو گئی ہے ۔ جس کا صبر و ہمت اور حقیقت شناسی سے مقابلہ کرنا ہے ۔ یہ کہنا کہ ان عارضی مشکلات سے پاکستان ختم ہو جائیگا یا تو ذہنی بصیرت سے محرومی ہے ۔ یا ان ملکوں کا پراپیگنڈا جو پاکستان کے مخالف ہیں ۔ ہمیں ایک قوم کی حیثیت سے نہ تو اچھے وقت میں اپنا توازن کھونا چاہیئے ۔ اور نہ برے وقت میں بصیرت اور عقل کو چھوڑنا چاہیئے اگر قوم کا مقصد ترقی کرنا ہے ۔ تو اسے لازمی طور پر جرأت ۔ ایمان اور دور اندیشی سے کام لینا ہو گا ۔

ہز ایکسلنسی مسٹر غلام محمد نے چند ملکی تحریکوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ ہر ملک کی تاریخ میں کبھی کبھی ایسی قوموں نے سر اٹھایا ہے ۔ جو صحت مند نہ تھیں ۔ انہوں نے کہا ۔ مجھے یقین ہے ۔ کہ پاکستانی عوام

مشرقی و مغربی پاکستان کے اسکاؤٹس کا اتحاد

ڈھاکہ ۷ر اپریل گورنر مشرقی بنگال چودھری خلیق الزماں نے پہلی بار ایسٹ بنگال بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسے کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرقی بنگال پاکستان کے اسکاؤٹوں کی آپس میں دوستی ملکی اتحاد کا مستقل ذریعہ ہو گی ۔ جو پاکستان کے مستقبل کا آئینہ ہے ۔ میں شہریوں سے اپیل کرتا ہوں ۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لیں جلسے میں سر تھامس ایچ ایلس چیف جسٹس ڈھاکہ ہائی کورٹ کو صوبائی بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کا صدر اور جسٹس ابراہیم کو صوبائی کمشنر اور مسٹر عزیز الحق کو صوبائی سیکرٹری منتخب کیا گیا

زندہ رہنے اور ترقی کرنے کی خواہش رکھتے ہیں انتشار انگیز قوتیں جلد یا دیر سے اپنی سطح پر آ جائینگی ۔ مجھے امید ہے ۔ اور میری دعا ہے ۔ کہ لوگ اس ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں گے ۔ جس کی وہ خدمت کرنا چاہتے ہیں ۔ پاکستان کو اتحاد اور بے لوث خدمت کی ضرورت ہے جس کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے ۔

ہز ایکسلنسی گورنر جنرل نے پاکستانیوں کو صبر انصاف اور رواداری کی عادت ڈالنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ اسلام ہمیں عدم رواداری کی تعلیم نہیں دیتا ہے ۔ پاکستانیوں کو غیر ذمہ دار اور تخریبی تنقید کی وہ پرانی عادت چھوڑ دینی چاہیئے جو غیر ملکی حکومت کے زمانہ میں پیدا ہو گئی تھی ۔ انہیں اب محسوس کرنا چاہیئے ۔ کہ ملک ان کا ہے اور حکومت میں خود ان کے منتخب کردہ لوگ شامل ہیں ۔ اور اس حکومت کو عوام ہی نے اختیار سونپا ہے ۔

ہز ایکسلنسی مسٹر غلام محمد نے کہا ۔ کہ میں کسی پارٹی کا حامی نہیں ۔ میرے نزدیک ملک کی ہر وہ پارٹی اچھی ہے جس کا طریقۂ کار آئینی ہے ۔

انہوں نے کہا ۔ کہ زیادہ غلہ پیدا کرنے کے لئے ضروری تدابیر کی جا چکی ہیں ۔ اور ہم آئندہ دو یا تین فیصدی

سنکیانگ میں بھارتی کونصل خانہ بھی بند کر دیا گیا

نئی دہلی ۷ر اپریل بھارت پارلیمنٹ میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ کمیونسٹ چین نے سنکیانگ میں پاکستان کی طرح بھارت کے کونصل خانہ کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ اس معاملہ پر اب چینی حکومت سے بات چیت ہو رہی ہے ۔ چینی ترکستان کے حالات ایسے ہیں ۔ کہ بھارت اور اس علاقہ کے درمیان تجارت بند ہے ۔

کوریہ میں ایک لاکھ یتیم بچے

سانفرانسسکو ۷ر اپریل مسٹر یامر ہیوس ڈائرکٹر امدادی ادارہ اقوام متحدہ نے کوریا سے واپس آ کر بتایا ہے کہ جب سے جنگ جاری ہے کوریا کے بیس لاکھ سے زیادہ افراد ہلاک ہو گئے اور ایک کروڑ دیگر بیماریوں سے مر گئے ۔ اور ایک لاکھ بچے یتیم ہو گئے ۔ کوریا میں یتیموں کے سوا ہر چیز کی کمی ہے

طہران میں شاہ کے حامیوں کی گرفتاری

طہران ۷ر اپریل فوجیوں نے آج دو سیاسی جماعتوں کے کلبوں پر چھاپا مارا ۔ اور کچھ ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کلب ان سیاسی جماعتوں کے ہیں جو شاہ کی وفادار ہیں ۔ آج طہران میں شاہ کے حامیوں نے مظاہرہ بھی کیا ۔ جہاں بارہ افراد گرفتار کر لئے گئے ۔ تقریباً دو سو بے روزگار لوگوں نے ۔ روسی سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کیا ۔ اور جب پولیس منتشر کرنے پہنچی تو فساد ہو گیا ۔ جس میں تقریباً ایک درجن مظاہرین زخمی ہوئے ۔ مظاہرین نے پولیس کی ایک جیپ گاڑی پر پتھراؤ بھی کیا ۔

ایرانی مجلس کا کورم پورا نہ ہو سکا

طہران ۷ر اپریل شہنشاہ ایران کے اختیارات کم کرنے کے سلسلہ میں مجوزہ مسودہ قانون پر غور کرنے کے لئے ۔ ایرانی مجلس کا جو جلسہ آج ہونے والا تھا ۔ وہ کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے منعقد نہ ہو سکا ۔ ڈاکٹر مصدق کے حامی ۲۱ ممبروں نے ۔ آج ایک درخواست پر دستخط کئے ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اس مسودہ قانون پر ۔ فوری طور پر غور کیا جاوے ۔

آج ایرانی مجلس کے باہر ایک بہت بڑے ہجوم نے مصدق کے حق میں مظاہرہ کیا ۔ ابھی تک کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی ۔

٭ کی فاضل مقدار پر تکیہ نہیں کریں گے ۔ ملک کو صنعتی بنانے کے سلسلہ میں ہز ایکسلنسی نے کہا ۔ کہ اب پاکستان صنعتی ترقی کی راہ پر گامزن ہے ۔ ہماری مساعی کے نتائج ایک دو سال میں ظاہر ہوں گے ۔ اور ان اشیاء کی درآمد کم ہو جائیگی جو ملک میں تیار ہوتی ہیں ۔

ڈاکٹر گراہم کی تازہ رپورٹ انتہائی مایوس کن ہے (چودھری محمد ظفر اللہ خاں)

کراچی ۷ راپریل۔ وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے ایک بیان میں کہا کہ کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ بڑی "مایوس کن" ہے۔ انہوں نے سلامتی کونسل پر زور دیا۔ کہ وہ اس "بہت خطرناک قضیئے" کو طے کرانے کے لئے "قطعی سفارشات کرے" وزیر خارجہ نے کہا میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ ایک انتہائی مایوس کن دستاویز ہے۔ جہاں تک حقیقت کے اظہار کا تعلق ہے۔ کوئی چیز ایسی نہیں جس پر رائے زنی کی جائے۔ ڈاکٹر گراہم اپنی جانب سے ٹھوس تجاویز پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد کہ بھارتی افواج کی وہ تعداد جسے بھارت کشمیر میں اپنی بیشتر فوج کہتا ہے۔ جو کشمیر کمیشن کی قرارداد مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۴۸ء کے مطابق نہیں ہے۔ اور یہ کہ بھارت متارکہ جنگ کے خط کی دوسری جانب جتنی فوج رکھنا چاہتا ہے۔ وہ ڈاکٹر گراہم پاکستان کے سامنے رکھنے اور پاکستان سے یہ تعداد منوانے پر آمادہ نہیں ہو سکے۔ مجبوراً ڈاکٹر گراہم نے پھر اپنی بارہ تجاویز پیش کی ہیں۔ ان بارہ تجاویز کا نتیجہ سلامتی کونسل کی ۲۳ر دسمبر ۱۹۵۲ء کی قرارداد کی صورت میں نکلا تھا۔ اس قرارداد میں صاف طور پر یہ سفارش کی گئی تھی۔ کہ بھارت اپنی فوجیں گھٹا کر بارہ ہزار اور ۱۸ ہزار کے درمیان کر دے۔ اور آزاد کشمیر میں فوجوں کی تعداد گھٹا کر تین ہزار اور ۶ ہزار کے درمیان کر دی جائے۔ اس پر کم سے کم یہ توقع تھی۔ کہ ڈاکٹر گراہم سلامتی کونسل کو یہ اطلاع دیں گے۔ کہ ان کی اور ان کے فوجی مشیروں کی رائے میں متارکہ جنگ کے دونوں طرف رہنے والی فوجوں کی تعداد کی جو حدود سلامتی کونسل نے مقرر کی ہیں۔ وہ ان مقاصد کیلئے کافی ہیں۔ جن کے لئے یہ فوجیں یہاں رکھی گئی ہیں۔ ڈاکٹر گراہم یہ کم سے کم فرض بھی جو ان پر عائد ہوتا تھا۔ ادا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے صرف روئیدادیں مرتب کرنے کا کام انجام دیا ہے۔ انہوں نے بھارتی مقبوضہ کشمیر میں رکھی جانے والی بھارتی فوج کی تعداد متعین کرنے کے لئے بھارت کی اپنی شرائط پر بھارت کی رضامندی حاصل کرنے کی بھی سر توڑ کوشش کی۔ لیکن وہ اس میں بھی ناکام ہو گئے۔ ان کی رپورٹ پر مزید تبصرہ بیکار ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ اب سلامتی کونسل کو اس سلسلے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ تو وزیر خارجہ پاکستان نے کہا۔ کہ اب تک سلامتی کونسل نے اس قضیئے کے سلجھانے کے لئے جو کوششیں کی ہیں۔ وہ قابل تعریف ہیں۔ لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہا جاتا۔ کہ سلامتی کونسل کے اقدامات مایوس کن ہیں۔ کشمیر کا معاملہ پانچ سال سے سلامتی کونسل کے سامنے ہے۔ اور ہنوز روز اول ہے۔ اب جبکہ فوجوں کی تعداد کے بارے میں سمجھوتہ کرانے کی تمام کوششوں میں ڈاکٹر گراہم ناکام ہو گئے ہیں۔ سلامتی کونسل کے لئے سب سے اچھا راستہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی ۲۳ر دسمبر ۱۹۵۲ء کی قرارداد کے مطابق فریقین سے مقررہ حدود تک فوجوں کے گھٹانے کی قطعی سفارش کرے اور ان سے کہے کہ وہ اس بنیاد پر لام بندی ختم کریں۔ تاکہ ناظم استصواب رائے کشمیر کمیشن کی دوسری قرارداد کے مطابق اپنا کام شروع کر سکیں۔ اور استصواب رائے کرائیں۔ جس کے لئے کمیشن کی قرارداد میں ناظم استصواب رائے کو پورے اختیارات دیدیئے گئے ہیں۔

شہر نیروبی پر حملے کا خطرہ

نیروبی ۷ راپریل۔ سرکاری سراغ رسانی کے افسروں نے خبر دی تھی، کہ ماؤ ماؤ کی طرف سے شہر پر بڑے پیمانے پر حملہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ تمام شہر میں متعلقہ لوگوں کو خبردار کر دیا گیا۔ مگر حملے کا بتایا ہوا وقت خاموشی کے ساتھ گزر گیا۔ بہر حال کئی روز تک یہ مزید احتیاطی تدابیر جاری رہیں گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کیکویو قبائل کے وفادار آدمیوں کو اسلحہ تقسیم کیا جائے گا۔ اور یوروپین کو بھی ملے گا۔ اور کیکویو قبائل کے افراد کو ہوم گارڈز میں بھرتی کیا جائے گا۔

مشرقی پنجاب میں دفعہ ۱۴۴

نئی دہلی ۷ راپریل۔ مشرقی پنجاب کے تین اضلاع اور ایک شہر میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت جو پابندیاں لگی ہوئی تھیں۔ ان میں مزید توسیع کر دی گئی ہے۔ انبالہ۔ لدھیانہ اور گورداسپور کے اضلاع میں جلسے جلوس اور مظاہروں کی پابندیوں میں دو ماہ کی توسیع ہوئی ہے۔ جالندھر میں بھی ان پابندیوں میں مزید دو ماہ کی توسیع ہوئی ہے۔ پٹھانکوٹ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں سات جن سنگھیوں کو ان پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں کل گرفتار کر لیا گیا۔

روس ایران کی مالی امداد کیلئے تیار ہے

تہران ۷ راپریل۔ تہران کے نیم سرکاری اخبار "باختر امروز" نے باخبر حلقوں کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے امریکی سفیر کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ اگر امریکہ نے ایران کو مالی امداد نہ دی۔ اور برطانیہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی رہی۔ تو ایران روس سے مالی امداد حاصل کرے گا۔ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ روس ایران کی امداد کے لئے تیار ہے۔

نیشنلسٹ چینی گوریلوں نے برمی طیارہ گرادیا

رنگون ۷ راپریل۔ برمی فضائیہ کا ایک طیارہ مشرقی برما میں طیارہ شکن توپ نے گرا دیا یہ توپ غالباً نیشنلسٹ چینی گوریلوں کی ہے۔ گولہ لگتے ہی ہوائی جہاز میں آگ لگ گئی۔ اور طیارہ اس علاقے میں گرا۔ جہاں نیشنلسٹ گوریلوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں ۵ افراد تھے وہ ہلاک ہو گئے۔

سندھ اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال

کراچی ۷ راپریل۔ سندھ میں مختلف اضلاع کے صدر مقامات پر دس جنرل نشستوں اور خواتین کی تین نشستوں کے لئے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال مکمل ہو گئی۔ امیدوار کل تک اپنے اپنے نام واپس لے سکیں گے۔ ٹھٹھہ ضلع میں سات مسلم نشستوں کے لئے ۳۷ امیدوار تھے۔ جن میں سے ۳۴ امیدواروں کے کاغذات نامزدگی منظور کر لئے گئے۔ حیدرآباد سندھ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ مسلم لیگ کے بعض امیدوار میر علی احمد خاں تالپور اور مخدوم محمد زمان شاہ وغیرہ بلا مقابلہ اسمبلی کے امیدوار منتخب ہو گئے ہیں۔ یہ دونوں علی الترتیب تعلقہ جنوبی اور ہالہ تعلقہ شمالی سے منتخب ہوئے ہیں۔ آج سندھ اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں مزید دو مسلم لیگی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ یہ دو امیدوار ضلع حیدرآباد سندھ سے کھڑے ہوئے تھے۔

کراچی خفیہ پولیس نے ایک بحری ڈاکو کو گرفتار کرلیا

کراچی ۷ راپریل۔ کراچی خفیہ پولیس نے ایک عادی مجرم کو گرفتار کیا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص بحری ڈاکو ہے۔ اس پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ اس نے گذشتہ دنوں کراچی کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہونے والے ایک برطانوی جہاز "ایس ایس روشن انٹرپرائز" سے تین ہزار روپیہ کی مختلف ممالک کی کرنسی چوری کی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس عادی مجرم نے سنیچر کی رات کو اس جہاز پر اپنے ایک دوسرے ساتھی کی مدد سے حملہ کر کے یہ کرنسی چرائی تھی۔ اس کے ساتھی ۱۸ سالہ اشتیاق احمد کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

دوروں کے موقع پر آرائش و زیبائش حکماً بند کردی

قاہرہ ۷ راپریل۔ جنرل نجیب نے احکامات صادر کئے ہیں۔ کہ دوروں کے موقعوں پر اکثر چراغوں اور زیبائش پر بہت روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ان سب کو جدید احکامات کے تحت بند کر دیا گیا ہے۔ اور جو روپیہ اس طرح خرچ ہوتا تھا۔ وہ غریب لوگوں کی امداد پر صرف کیا جائیگا۔

چیف کورٹ کی طرف سے صدر پاکستان مسلم لیگ کے نام نوٹس

کراچی ۷ راپریل۔ سندھ چیف کورٹ کے جج مسٹر جسٹس محمد بخش نے آج صدر پاکستان مسلم لیگ خواجہ ناظم الدین کے خلاف نوٹس جاری کر دیا۔ جس میں انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ۱۶ راپریل ۱۹۵۳ء کو عدالت میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ بیان کریں۔ کہ مسٹر محمد ایوب کھوڑو کی درخواست کے مطابق ان کے خلاف فوری حکم امتناعی کیوں نہ جاری کیا جائے۔ مسٹر کھوڑو کی جانب سے عارضی حکم امتناعی کی درخواست پر مدعی کے وکیل مسٹر منظر عالم کے دلائل کی سماعت کے بعد فاضل جج نے یہ حکم دیا۔

اخبارات اور رسالوں کے لئے کاغذ کی فراہمی

کراچی ۷ راپریل۔ آج نیوز پرنٹ کنٹرولر کی صدارت میں نیوز پرنٹ ایڈوائزری کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں اس بات پر غور کیا گیا۔ کہ مختلف قسم کے اخبارات اور رسالوں کے لئے کاغذ کی کیا حدود مقرر کی جائیں۔ جن کے بعد ہر اخبار کے لئے اپنی اشاعت کے ثبوت میں آڈیٹر کا سرٹیفکیٹ داخل کرنا ضروری قرار دیا جائے۔ روزناموں کے لئے یہ حد ۶۰ ریم ماہانہ ہفتہ وار اخبارات اور ماہناموں کے لئے ۱۲ ریم ماہانہ۔ اور پندرہ روزہ اخبارات کے لئے ۸ ریم ماہانہ مقرر کی گئی ہے۔ اس کے بعد کمیٹی نے ان اخبارات کے لئے جنہوں نے ۱۳ر مارچ ۱۹۵۳ء سے پہلے نیوز پرنٹ کے کوٹے کے لئے درخواستیں دی تھیں کوٹہ مقرر کرنے کا کام شروع کیا۔ کنٹرولر نے وہ درخواستیں پیش کیں۔ جو پنجاب کے رسائل نے اب تک بھیجی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ طے پایا کہ انفرادی کوٹا مقرر کرنے سے پہلے اس معاملے پر پنجاب کے صوبائی کنٹرولروں سے گفتگو کی جائے۔ ان رسائل کی ضروریات کی تصدیق کے لئے صوبائی کنٹرولر سے بات چیت اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ کمیٹی نے اس امر کو نوٹ کیا۔ کہ دارالحکومت کے باہر کے کاغذیوں نے نیوز پرنٹ کنٹرول آرڈر کے تحت ابھی تک اپنے اسٹاک کی اطلاع نہیں دی ہے۔